147929 ـ كيا جس آيت ميں ضرورت كے وقت بيوى كو تھوڑا سا مارنے كا جواز پايا جاتا ہے وہ منسوخ ہے

سوال

ميں نے كچھ علماء كرام سے سنا ہے كہ سورۃ النساء كى آيت نمبر (34) جس ميں بيوى كو ہلكا سا مارنے كا جواز بيان ہوا ہے وہ سورۃ النور كى آيت لعان سے منسوخ ہے، كيا آپ ہميں يہ بتا سكتے ہيں كہ يہ بات كہاں تك صحيح ہے، اگر اس كے ساتھ دلائل بھى مہيا كريں تو آپ كے بہت مشكور ہونگے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال ميں جو آيت مقصود ہے وہ درج ذيل فرمان بارى تعالى ہے:

مرد عورتوں پر حاكم ہيں اس وجہ سے كہ اللہ تعالى نے ايك كود وسرے پر فضيلت دى ہے، اور اس وجہ سے كہ مردوں نے اپنے مال خرچ كيے ہيں، پس نيك و فرمانبردار عورتيں خاوند كى عدم موجودگى ميں اللہ كى حفاظت سے نگہداشت ركھنے والياں ہيں، اور جن عورتوں كى نافرمانى اور بددماغى كا تمہيں خوف ہو انہيں نصيحت كرو، اور انہيں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہيں مار كى سزا دو، پھر اگر وہ تابعدارى كريں تو ان پر كوئى راستہ تلاش نہ كرو، بے شك اللہ تعالى بڑى بلندى اور بڑائى والا ہے النساء (34).

يہ آيت منسوخ نہيں، بلكہ محكم آيت ہے، اور اس كا حكم تاقيامت نافذ ہے، اس كى دليل درج ذيل امور ہيں:

اول:

آيات اور ا حاديث ميں اصل عمل كا ثبوت ہے، اور جب تك كوئى صحيح دليل نہ مل جائے اسے منسوخ نہيں كہا جا سكتا.

آمدى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اصل عدم نسخ ہى ہے " انتہى

ديكھيں: الاحكام (4 / 281).

دوم:

جن آيات كا سوال ميں بيان ہوا ہے كہ سورۃ النور كى ابتدائى آيات ناسخہ ہيں، ان آيات كا تو سورۃ النساء كى اس آيت سے كوئى تعلق ہى نہيں ہے.

چنانچہ سورۃ النور كى آيات ميں تو زانى مرد اور زانى عورت كى حد بيان كى گئى ہے، اور لعان كا حكم بيان ہوا ہے، اور يہ احكام سورۃ النساء كى اس آيت كى منسوخيت كا مستوجب نہيں، كيونكہ اس آيت ميں جس نافرمانى كا ذكر ہوا ہے وہ خاوند كى اطاعت نہ كرنا اور اس كى نافرمانى ہے.

علامہ سعدى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور تمہيں جن عورتوں كى بددماغى اور نافرمانى كا ڈر ہے .

يعنى وہ اپنے خاوندوں كى اطاعت نہ كريں، اور قول و فعل كے ساتھ نافرمانى كى مرتكب ہوں، تو پھر انہيں سہل سے سہل كے ساتھ ادب سكھايا جائے " انتہى

ماخوذ از: تيسير الكريم الرحمن (177).

سوم:

سورۃ النساء كى آيت جس مار كا ذكر ہوا ہے سنت نبويہ ميں اس كا بيان اور شرح موجود ہے كہ اس سے مقصود قليل سى مار ہے.

چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اور تمہارے ان عورتوں پر يہ بھى حق ہيں كہ جسے تمہيں ناپسند كرتے ہو وہ تمہارے بستر پر مت بيٹھيں، اور اگر وہ ايسا كريں تو پھر انہيں قليل سى مار مارو "

صحيح مسلم حديث نمبر (1218).

اس آيت سے كيا مقصود ہے اور جو آيات اس كى شرح كرتے ہيں ان كا بيان سوال نمبر (2076) اور (41199) كے جوابات ميں گزر چكا ہے آپ اس كا مطالعہ كريں.

چہارم:

آخر میں ہم یہ کہیں گے کہ: تلاش کرنے کے باوجود ہمیں یہ نہیں مل سکا کہ کسی ایك عالم دین نے بھی یہ کہا ہو کہ یہ آیت منسوخ ہے، اور اسے منسوخ کہنے والے کی غلطی پر یہی دلیل کافی ہے، کیونکہ کتاب اللہ کی تفسیر میں حق بات سے عدول پر امت خاموشی اختیار نہیں کر سکتی.

یہاں اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ نہ تو آیت سے اور نہ ہی حدیث سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ ہماری شریعت میں بیویوں کو مارنا مستحب ہے، بلکہ نہ مارنا افضل ہے، اور مار کے علاوہ دوسرے وسائل تلاش کرنا ہی بیوی کی نافرمانی کا علاج ہے، بلکہ شریعت میں تو مار کے بھی قواعد و ضوابط ہیں جن کا بیان اوپر بیان کردہ سوال نمبروں کے جوابات میں ہو چکا ہے.

ابن العربی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عطاء رحمہ اللہ کا قول ہے:

خاوند اسے مت مارے، چاہے خاوند نے اسے کوئی حکم دیا یا پھر اسے منع کیا لیکن اس نے اطاعت نہیں بھی کی تو مارے نہیں بلکہ اس پر ناراض ہو.

قاضی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ عطاء رحمہ اللہ کی فقہ میں شامل ہے، کیونکہ شریعت کے بارہ میں ان کی فہم اور اجتھاد کے مظان سے یہ علم ہوا کہ یہاں مارنے کا حکم اباحت کے درجہ میں ہے، اور دوسرے طریق سے کراہت پر جو کہ عبد اللہ بن زمعہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں ہے:

" میں ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی شخص غصہ کے وقت اپنی لونڈی کو مارے، ہو سکتا ہے وہ اسی دن اس سے مضاجعت بھی کرے "

امام بخاری نے اس کا معنی روایت کیا ہے (5204).

چنانچہ ترك کو مباح اور مندوب کیا، اور پھر بستر میں چھوڑنا تو انتہائی ادب ہے.

میرے نزدیك یہ ہے کہ: اس میں مرد و عورتیں برابر نہیں ہیں؛ کیونکہ غلام کو ڈنڈا سے سیدھا کیا جاتا ہے، لیکن آزاد کو تو اشارہ ہی کافی ہے؛ اور کچھ عورتیں ایسی ہوتی ہیں ۔ بلکہ بعض مرد بھی ۔ جنہیں ادب سکھانے کے بغیر سیدھا ہی نہیں کیا جا سکتا، اگر آدمی کو یہ علم ہو جائے تو پھر اسے ادب سکھانا چاہیے یعنی مارنا چاہیے، اور اگر وہ اسے ترك کر دے یعنی نہ مارے تو یہ افضل ہے " انتہی

دیکھیں: احکام القرآن (1 / 441).

واللہ اعلم .